ماہنامہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللهِ
(الصّف:۱۵)

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

فروری/2021ء

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مجلس انصار اللہ ضلع پالگّاڈ، تریشور (صوبہ کیرالہ) کے ریفریشر کورس کے موقع پر
مکرم ایچ سلیمان صاحب امیر ضلع خطاب کرتے ہوئے، اسٹیج پر مکرم ایم عبدالبشیر صاحب ناظم ضلع،
مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ جنوبی ہند اور مکرم کے عبدالسلام صاحب مبلغ انچارج موجود ہیں

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مجلس انصار اللہ ضلع پالگّاڈ، تریشور (صوبہ کیرالہ)
کے ریفریشر کورس کے موقع پر حاضر اراکین انصار اللہ کا ایک منظر

مؤرخہ 09 جنوری 2021ء کو مجلس انصار اللہ ناصر آباد
(صوبہ کشمیر) کی طرف سے منعقدہ وقار عمل کا ایک منظر

مؤرخہ 10 جنوری 2021ء کو مجلس انصار اللہ آسنور
(صوبہ کشمیر) کی طرف سے منعقدہ وقار عمل کا ایک منظر

مؤرخہ 17 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ کروناگاپلی (ضلع کولم) میں منعقدہ تربیتی اجلاس کے موقع پر مکرم کے عبدالرحمٰن صاحب زعیم، مکرم ٹی اے زبیر صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کولم اسٹیج پر موجود ہیں

مؤرخہ 17 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ کروناگاپلی (ضلع کولم) میں منعقدہ تربیتی اجلاس کے موقع پر حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

مؤرخہ 26 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ جماپور (ضلع امرتسر) میں منعقدہ میٹنگ کے موقع پر مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت، مکرم نجیب خان صاحب قائد تبلیغ، مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب معاون صدر اور مکرم سید امتیاز علی صاحب معلم سلسلہ اور مقامی انصار بھی دیکھے جاسکتے ہیں

مؤرخہ 28 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ کوگاں سدانہ (ضلع جالندھر) میں منعقدہ میٹنگ کے بعد مکرم مولانا نسیم احمد طاہر صاحب ناظم انصاراللہ ضلع جالندھر، مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت، مکرم نجیب خان صاحب قائد تبلیغ، مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب معاون صدر اور مقامی انصار بھی دیکھے جاسکتے ہیں

مؤرخہ 17 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ ماتھوٹم (کیرالہ) میں منعقدہ ریفریشر اور تربیتی کورس کے موقع پر مکرم ٹی احمد سعید صاحب زعیم انصاراللہ، مکرم سی شمیم صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کالیکٹ اسٹیج پر موجود ہیں

مؤرخہ 17 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ ماتھوٹم (کیرالہ) میں منعقدہ ریفریشر اور تربیتی کورس کے موقع پر حاضر اراکین انصاراللہ کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:19　تبلیغ 1400 ہجری شمسی ۔ فروری/2021ء　شمارہ:2

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد سیزدہم (13)	11
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے اعمال کیوں ضائع کریگا؟	14
عالمِ اسلام کیلئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات	15
ضروری اعلان بابت خالی آسامیاں سیکورٹی گارڈز	20
100 سال قبل فروری 1921ء	23
تفصیل علمی وورزشی مقابلہ جات برائے اجتماعات مجالس انصار اللہ بھارت 2021ء	24
اسلامی اصول کی فلاسفی (بطرز سوال وجوابات)	25
مختصر سوانح مکرم محمد صدیق بٹ صاحب مرحوم رشی نگر (کشمیر)	28
اخبار مجالس	29

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون: 98763 32272

نائب مدیر
محمد عارف ربّانی
فون: 60062 37424

مجلس ادارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
مقصود احمد بھٹی
فون: 84272 63701

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون: 01872-220186
ای میل: ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبد اللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مصلح موعودؓ کی وسعت قلبی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ’’پیشگوئی دربارہ مصلح موعود‘‘ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوشخبری دی کہ ’’**وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا**‘‘۔ آپؓ کی شخصیت میں یہ پیشگوئی صد فیصد مکمل ہوئی۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کی طرح آپؓ بھی کسی سے کوئی ذاتی عداوت نہ رکھتے تھے بلکہ موقع آنے پر سخت سے سخت مخالفین سے بھی نہ صرف عفو کا سلوک فرماتے تھے بلکہ ہمدردی و احسان سے پیش آ کر وسعت قلبی کا ثبوت دیا کرتے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔

’’**مَیں مانتا ہوں کہ اختلاف کلّی طور پر مٹ نہیں سکتا مگر میرے دل میں کبھی کسی ہندو، سکھ یا عیسائی کیلئے نفرت پیدا نہیں ہوئی۔ اس معاملہ میں یہاں تک تیار ہوں کہ اپنے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ مَیں نے کبھی کسی ہندو، سکھ کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا میری عمر اس وقت 47 سال ہے مگر اس میں سے ایک لحظہ بھی ایسا نہیں گزرا جس میں میرے دل میں کسی شخص کے متعلق دشمنی کے جذبات پیدا ہوئے ہوں۔**‘‘ (الفضل 26 فروری 1936ء صفحہ 4)

غیروں کے ساتھ حسنِ سلوک:

آپؓ کی وسعت قلبی کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپؓ نے آریوں کو مسجد اقصیٰ قادیان میں جلسہ کرنے کی اجازت دی اور انہوں نے جلسہ منعقد کیا۔ (الفضل 11 جون 1936ء صفحہ 6)

آپؓ نے ایک بار یہ تجویز پیش کی کہ آریہ صاحبان اپنے بیس (20) طلباء یا کم و بیش جتنے مناسب سمجھیں ہمارے پاس بھیج دیں اُن کا خرچ ہم برداشت کریں گے اور اُن کو قرآن شریف پڑھائیں گے اس کے مقابلہ میں آریہ صاحبان ہمارے صرف دو آدمیوں کو سنسکرت پڑھا دیں۔ اور ویدوں کا ماہر بنا دیں اور اُن کا خرچ بھی ہمارے ذمہ ہوگا۔ مگر افسوس آریہ صاحبان سے آج تک اس طرف توجہ نہیں ہوسکی۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 266)

مولوی ظفر علی خان صاحب کے ساتھ حسنِ سلوک:

حضرت مصلح موعودؓ جماعت احمدیہ کے امام ہونے کی حیثیت سے خود مسلمانوں کی مخالفت کا بھی شکار ہوئے۔ اِحرار نے آپؓ کو اور جماعت کو نقصان پہنچانے میں کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ لیکن **اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ** کے تحت حضرت مصلح موعودؓ کی وسیع القلبی کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے سخت ترین مخالف مولوی ظفر علی خان صاحب جب سنٹرل اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو جماعت کے ووٹ ڈالے گئے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ 1956ء میں جب مولوی صاحب فالج کا شکار ہوئے تو مری میں قیام کے دوران آپؓ نے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو بھجوا کر نہ صرف علاج کروایا بلکہ علاج کیلئے کچھ رقم اور اَدویات بھی بھجوائیں۔
(سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 121)

ایک مخالف کی مہمان نوازی:

ایک شدید مخالف محترم خلیفہ شجاع الدین صاحب جب ربوہ آئے تو اُن کی مہمان نوازی کرتے ہوئے آپؓ نے حضرت اُمّ ناصر سے فرمایا کہ ’’**رسول اللہؐ نے مہمان کی بڑی عزت رکھی ہے۔ وہ گالیاں دے کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں، مَیں نے سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چل کر اپنے اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے۔**‘‘ (ایضاً صفحہ 122)

آپؓ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

نکالا مجھے جس نے میرے چمن سے
میں اس کا بھی دل سے بھلا چاہتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’**اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کام کرنے والے ہوں صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں۔**‘‘ (خطبہ جمعہ 21 فروری 2020ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کے اخلاق فاضلہ کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

لَآ أُقۡسِمُ بِهٰذَا ٱلۡبَلَدِ ۝
وَأَنتَ حِلُّۢ بِهٰذَا ٱلۡبَلَدِ ۝
وَوَالِدٖ وَمَا وَلَدَ ۝
لَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ فِي كَبَدٍ ۝

(سورۃ البلد: آیات 2 تا 5)

ترجمہ: خبردار! میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔
جبکہ تو اس شہر میں (ایک دن) اُترنے والا ہے۔
اور باپ کی اور جو اُس نے اولاد پیدا کی۔
یقیناً ہم نے انسان کو ایک مسلسل محنت میں (رہنے کے لئے) پیدا کیا۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهٗ۔ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ وَعُمَرَ۔

(مشکوٰۃ۔ کتاب الفتن۔ باب نزول عیسٰی ابن مریم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسٰی بن مریم جانب زمین نازل ہوگا اور وہ شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد ہوگی۔ وہ زمین پر 45 سال رہے گا پھر جب وہ وفات پائے گا تو میری قبر میں میرے ساتھ دفن ہوگا۔ پھر مَیں اور عیسٰی بن مریم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک ہی قبر سے اُٹھیں گے۔

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئی درباره مصلح موعودؓ

سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 20 فروری 1886ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں ''مصلح موعود'' کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''بالہام اللہ تعالیٰ وَاِعْلَامِہٖ عَزَّ وَجَلَّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے، فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت ونسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام **عنموایل** اور بشیر بھی ہے، اُس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا، وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ، مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔''

﴿آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 647۔ مجموعہ اشتہارات: جلد اوّل: صفحہ 124 تا 125 مطبوعہ 2019ء﴾

گزارشات از صدر مجلس

مجلس انصاراللہ کے شیریں ثمرات

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کو انصاراللہ قرار دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں مہاجرین کو پناہ دینے والے مدینہ کے مسلمانوں کو بھی انصار کا نام دیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں سلسلہ احمدیہ کے خدام کا گروہ قائم ہوا۔

انصاراللہ کا پہلا دور: سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک رؤیا کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اجازت سے سلسلہ کی ترقی کیلئے ایک انجمن قائم کی۔ جس کا نام دعاؤں اور استخارہ کے بعد انجمن انصاراللہ تجویز کیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ''مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ'' کے نام سے ایک مضمون شائع کیا۔ (اخبار بدر 23 فروری 1911ء) جس پر خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ ''میں بھی آپ کے انصار میں شامل ہوں''۔ گویا اس انجمن کے سب سے اوّل ممبر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بنے۔ اس انجمن کے تحت تعلیم وتربیت کے ساتھ تبلیغی امور کی طرف بہت توجہ دی گئی۔ 1912ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے خواہش کا اظہار فرمایا کہ لندن میں جماعتِ احمدیہ کا مشن قائم ہو۔ جس پر انجمن نے رقم مہیا کی اور خلیفۃ المسیح نے چودھری فتح محمد سیال صاحب کو لندن بھجوایا۔ بعدہٗ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب تعلیم وتبلیغ کی خاطر مصر بھجوائے گئے۔ 1913ء میں انجمن کی تبلیغی مساعی سے دو تین سو آدمی جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خلیفۃ المسیح کی اجازت سے حضرت مصلح موعودؓ نے ایک سکیم تیار کی اور فرمایا۔

''**بڑے بڑے جنگل ایک دیا سلائی سے جل سکتے ہیں۔ مگر دلوں کے گرم کرنے کیلئے دنیا نے کوئی سامان ایجاد نہیں کیا۔ جس سے کام لے کر مَیں تمہارے دلوں میں حرارت پیدا کردوں۔ دلوں کا پھیرنا خدا تعالیٰ کے ہی اختیار میں ہے اور اُسی سے دعا کر کے مَیں نے یہ سکیم شروع کی۔**'' (سوانح فضل عمر جلد 1 صفحہ 305)

حضرت مصلح موعودؓ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ساری جماعت کو ہی اس نہج پر چلانے لگے جس کی وجہ سے یہ انجمن قائم نہ رہی۔

انصاراللہ کا دوسرا دور: 27 دسمبر 1926ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے دوبارہ انجمن انصاراللہ کا اعلان فرمایا۔ جس کا بنیادی مقصد نئی نسل کی تربیت، احباب میں خدمت دین کا جذبہ اُبھارنا اور مستقبل میں انہیں ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے قابل بنانا تھا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی ڈائری کے مطابق 5 نومبر 1926ء تا 23 اپریل 1928ء ہونے والے (32) اجلاسات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ زرّیں نصائح سے نوازتے رہے۔ ایک بار فرمایا۔

''**سچائی کی قیمت آدمی کی قیمت سے زیادہ ہے۔ سچا مسلمان جان قربان کرے گا لیکن سچائی قربان نہیں کرے گا۔ احمدیت بھی ایک اعلیٰ درجہ کی سچائی ہے۔**'' (تاریخ انصاراللہ مطبع 1978ء لاہور)

انصاراللہ کا تیسرا دور: مجلس انصاراللہ کا تیسرا دور وہ ہے جب دیگر ذیلی تنظیموں کے قیام کے بعد 26 جولائی 1940ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا اعلان فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ساری دنیا میں براہ راست خلیفہ وقت کی نگرانی میں کام کرتے ہوئے تعلیم، تربیت، تبلیغ، خدمت خلق جیسے تمام شعبوں میں خلیفۃ المسیح کے ارشادات کی روشنی میں عظیم الشان شیریں ثمرات مرتب کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''**اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں ترقی کے ساتھ مجلس انصاراللہ کی بھی ترقی ہو رہی ہے اور اعداد و شمار کے مطابق مختلف پروگراموں میں اور مختلف ایکٹویٹیز میں مجلس انصاراللہ کے ممبران کی نمائندگی بھی بڑھ کر نظر آتی ہے..... پس ہمیں اس بات کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے قول وفعل برابر ہیں، نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ یعنی ہم اللہ کے انصار ہیں کا دعویٰ ہمارے عمل سے ثابت ہے یا نہیں؟**'' (اختتامی خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ 2019ء۔ الفضل انٹرنیشنل 03 دسمبر 2019ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مجلس انصاراللہ کے قیام کے اعلیٰ مقاصد کو عملی طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 04 دسمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علیؓ کی مؤاخات کے بارے میں روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دو مرتبہ اپنا بھائی قرار دیا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین کے درمیان مکہ میں مؤاخات قائم فرمائی پھر آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مدینہ میں ہجرت کے بعد مؤاخات قائم فرمائی اور دونوں مرتبہ حضرت علیؓ سے فرمایا۔ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علیؓ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے سوائے غزوہ تبوک کے۔ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اہل و عیال کی نگہداشت کیلئے مقرر فرمایا تھا۔

غزوہ عُشَیرَہ جمادی الاولیٰ دو ہجری میں ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عشیرہ میں حضرت علیؓ اور میں رفیق سفر تھے۔ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے جسم پر مٹی دیکھ کر فرمایا۔ اَے ابوتراب۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں دو بدبخت ترین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا پہلا شخص قوم ثمود کا اُحیمر تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اَے علی تمہارے سر پر وار کرے گا یہاں تک کہ خون سے یہ داڑھی تر ہو جائے گی۔

غزوہ بدر 2 ہجری مطابق مارچ 623 عیسوی میں ہوا تھا۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب دونوں لشکر آمنے سامنے تھے تو سب سے پہلے ربیعہ کے دونوں بیٹے شیبہ عتبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور مبارزت کی دعوت دی تو قبیلہ بنو حارث کے تین انصاری معاذ اور معوذ اور عوف جو عفراء کے فرزند تھے مقابلہ کیلئے نکلے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں واپس بلا لیا اور فرمایا اَے بنو ہاشم اٹھو اپنے حق کے لئے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے۔ پس حضرت حمزہؓ حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ کھڑے ہوئے اور ان کی طرف بڑھے تو عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اَے ولید اٹھو۔ پس حضرت علی اس کے مقابل کیلئے گئے اور ان دونوں میں تلوار چلنے لگی اور حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہؓ نے اسے قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اور اس کے مقابل پر حضرت عبیدہؓ نکلے جبکہ وہ عمر رسیدہ تھے شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کی ٹانگ پر تلوار کا کنارا مارا جو آپ کی پنڈلی کے گوشت میں لگا اور اس کو چیر دیا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر شیبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر میرے اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا تم دونوں میں سے ایک کے دائیں جانب حضرت جبرئیل ہیں اور دوسرے کے دائیں جانب حضرت میکائیل ہیں اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہے جو لڑائی کے وقت حاضر ہوتا ہے اور صف میں ہوتا ہے۔

حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہ سے 2 ہجری میں شادی ہوئی۔ حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت فاطمہؓ سے عقد کی درخواست کی جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخوشی قبول فرمایا۔ آپ نے

فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کیلئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرا گھوڑا اور میری زرہ ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی زرہ کو بیچ دو۔ چنانچہ میں نے اپنی زرہ کو چارسواسّی درہم میں بیچ کر حق مہر کی رقم کا انتظام کیا۔ حضور انور نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ حق مہر رکھ لو تو جو ہوگا دیکھی جائے گی، دے دیں گے حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حق مہر کیلئے پہلے انتظام کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فوری حق ہے بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ حق مہر عورتیں پہلے مطالبہ کرلیتی ہیں حالانکہ ہم ہنسی خوشی رہ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مطالبہ کردیتی ہیں تو یہ انکا حق ہے۔ یہ تو اُسی وقت دینا چاہئے۔ رخصتی کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ جب فاطمہ تمہارے پاس آئیں تو جب تک میں نہ آؤں کوئی بات نہ کرنا پھر جب آپ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ سے کہا میرے پاس پانی لاؤ۔ وہ پانی لائیں آپ نے اسے لیا اور اس میں کلی کی پھر حضرت فاطمہؓ کے سر پر کچھ پانی چھڑکا اور دعا دیتے ہوئے کہا۔ اے اللہ اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا دوسری طرف رخ کرو۔ جب انہوں نے دوسری طرف رخ کیا تو آپ نے ان کے کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا پھر ایسا ہی حضرت علیؓ کے ساتھ کیا۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل پاکستان میں حالات مزید سخت ہوتے چلے جارہے ہیں۔ بعض افسران مولوی کے پیچھے چل کے اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ہمیں جس حد تک نقصان پہنچا سکتے ہیں پہنچانے کی کوشش کررہے ہیں اس لئے خاص طور پر دعائیں کریں اور ربوہ کے احمدی بھی اور پاکستان کے دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدی بھی۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے منصوبے جو نہایت بھیانک منصوبے اور خطرناک منصوبے ہیں، ان سے بچا کے رکھے اور ان لوگوں کی اب پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم کمانڈر چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم، مکرمہ شاہینہ قمر صاحبہ مرحومہ، مکرم ثمر احمد قمر صاحب مرحوم اور مکرمہ سعیدہ افضل کھوکھر صاحبہ مرحومہ کے اوصاف حمیدہ بیان کرنے کے بعد فرمایا نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

خطبہ جمعہ: 11 دسمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ غزوہ اُحد کے موقع پر جب حضرت مصعب بن عمیرؓ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علیؓ کے سپرد کیا چنانچہ حضرت علیؓ اور باقی مسلمانوں نے لڑائی کی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ غزوہ اُحد کے موقع پر مشرکین کے علمبردار طلحہ بن ابوطلحہ نے حضرت علیؓ کو للکارا۔ حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر ایسا وار کیا کہ وہ زمین پر ڈھیر ہو کر تڑپنے لگا۔ حضرت علیؓ نے یکے بعد دیگرے کفار کے علمبرداروں کو تہ تیغ کیا اور انہیں منتشر کردیا۔ حضرت علیؓ نے شعبہ بن مالک کو ہلاک کیا تو حضرت جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یقیناً علی ہمدردی کے لائق ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں تو جبرئیل نے کہا کہ میں آپ دونوں میں سے ہوں۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لوگ ہٹ گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا تو ان میں رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تب میں نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نہ بھاگنے والے تھے اور نہ ہی میں نے آپ کو شہداء میں پایا ہے لیکن اللہ ہم سے ناراض ہوا اور اس نے اپنے نبی کو اٹھا لیا ہے پس اب میرے لئے بھلائی یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کردیا جاؤں۔ پھر میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا وہ ادھر ادھر منتشر ہو گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ عشق و وفا کی وہ داستان ہے جو بچپن کے عہد سے شروع ہوئی اور ہر موقع پر اپنا جلوہ دکھاتی رہی۔ حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو غزوہ اُحد کے موقع پر جو زخم لگے تھے تو حضرت فاطمہؓ زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ ڈھال میں سے پانی ڈال رہے تھے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صلح نامہ لکھنے

کیلئے مقرر کیا گیا۔ انہوں نے لکھا کہ یہ معاہدہ محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں اور مکہ والوں کے مابین ہے۔ اس پر کفار بھڑک اٹھے انہوں نے کہا ہم ان الفاظ کو برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ ہم محمد کو رسول اللہ نہیں مانتے اگر مانتے تو ان سے لڑائی کس بات پر ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں معاہدہ میں سے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دینا چاہئے۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ اس لفظ کو مٹا دو مگر حضرت علیؓ جو فرمانبرداری اور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھے ان کا دل بھی کانپنے لگ گیا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ لفظ مجھ سے نہیں مٹایا جاتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا لاؤ مجھے کاغذ دو اور کاغذ لے کر رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔

غزوہ خیبر کے موقع پر خیبر کا سردار مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور وہ کہہ رہا تھا کہ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہتھیار بند بہادر تجربہ کار ہوں۔ اس وقت حضرت علی کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اُس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا وہ ٹھیک ہوگئیں۔ آپؐ نے انہیں جھنڈا دیا۔ مرحب نکلا اور اس نے کہا کہ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند بہادر تجربہ کار جبکہ جنگیں شعلے بھڑکا رہی ہوتی ہیں۔

حضرت علیؓ نے کہا کہ میرا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے ہیبت ناک شکل والے شیر کی مانند جو جنگلوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مرحب کے سر پر ضرب لگائی اور اُسے قتل کر دیا اور پھر حضرت علیؓ کے ہاتھوں خیبر فتح ہوا۔

غزوہ حنین جو شوال آٹھ ہجری میں ہوئی۔ اس موقع پر مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کے پاس تھا۔ جب گھمسان کی جنگ ہوئی اور کفار کے سخت حملے کی وجہ سے آپؐ کے گرد صرف چند صحابہ ہی رہ گئے تو ان چند صحابہ میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے۔

غزوہ تبوک جو 9 ہجری رجب میں ہوا اس کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تبوک کیلئے نکلے اور حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ حضرت علیؓ نے کہا کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں پیچھے چھوڑ کر جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہارا مقام مجھ سے وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ سے تھا مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو دس ہجری میں یمن کی طرف بھجوایا۔ حضرت علی نے اہل یمن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا پھر پورے ہمدان نے ایک ہی دن میں اسلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد اہل یمن نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنایا۔ آپ نے فرمایا یقیناً اللہ تیرے دل کو ضرور ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثبات بخشے گا پس جب تیرے سامنے دو جھگڑا کرنے والے بیٹھیں تو فیصلہ نہ کرنا یہاں تک کہ تو دوسرے سے بھی سن لے جیسا کہ تو نے پہلے سے سنا۔ ایسا کرنا اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ تیرے لئے فیصلہ واضح ہو جائے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں کبھی کوئی شک پیدا نہیں ہوا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس نے علی کو اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی۔

آپؐ نے فرمایا اے لوگو تم علی کی شکایت نہ کرو۔ خدا کی قسم وہ اللہ کی ذات کے بارے میں بہت ڈرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج بھی میں دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ گذشتہ جمعہ الجزائر کے بارے میں ذکر نہیں ہوا تھا وہاں بھی احمدیوں پر کافی سخت حالات ہیں اور بعض کو اسیر بھی بنایا گیا ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات میں آسانی پیدا کرے اور اسیروں کی جلد رہائی کے سامان ہوں حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ انصاف سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے حق ادا کرنے والی ہو۔ اسی طرح پاکستان کیلئے بھی دعا کریں اگر ان مولویوں اور افسران کا مقدر یہی ہے کہ وہ اسی طرح کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں تو پھر اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم رشید احمد صاحب مرحوم آف پاکستان کا ذکر خیر فرمایا۔

خطبہ جمعہ: 18 دسمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا آپ کی آنحضرت ﷺ کی آخری بیماری میں جو خدمت تھی اس کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ جب نبی ﷺ کی بیماری بڑھ گئی تو ایک موقع پر آپ دو آدمیوں کے درمیان حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مسجد جانے کیلئے نکلے۔ آپؐ کے پاؤں زمین پر لکیر ڈال رہے تھے۔ یعنی کمزوری کی وجہ سے آپ کے پیر اُٹھ نہیں رہے تھے۔ یہ دو آدمی ایک تو حضرت عباسؓ تھے اور دوسرے حضرت علیؓ تھے جن کا آنحضرت ﷺ نے سہارا لیا ہوا تھا۔

حضرت عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد رسول اللہ کو حضرت علیؓ، حضرت فضلؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے غسل دیا اور انہی افراد نے آپ کو قبر میں اتارا۔

حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے بیعت سے متعلق مختلف روایتیں آتی ہیں بعض روایات میں یہ ہے کہ حضرت علی نے پوری رضا و رغبت کے ساتھ فوراً حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ بعض اس کے خلاف لکھتے ہیں۔ بہر حال حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تو حضرت ابوبکرؓ منبر پر چڑھے تو انہوں نے لوگوں کی طرف دیکھا تو ان میں حضرت علیؓ کو نہ پایا۔ انصار میں سے کچھ لوگ گئے اور حضرت علیؓ کو لے آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے اور آپؐ کے داماد کیا تم مسلمانوں کی طاقت کو توڑنا چاہتے ہو؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ گرفت نہ کیجئے پھر انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اول اول حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے بھی تخلف کیا تھا مگر پھر گھر جا کر خدا جانے کیا خیال آیا کہ پگڑی بھی نہ باندھی اور فوراً ٹوپی سے ہی بیعت کرنے کو آ گئے اور پگڑی پیچھے منگوائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں خیال آ گیا ہو گا کہ یہ تو بڑی معصیت ہے اس واسطے اتنی جلدی کی کہ پگڑی بھی نہ باندھی یعنی کپڑے بھی پورے نہیں پہنے اور جلدی جلدی آ گئے۔

خلفائے ثلاثہ کے دور میں حضرت علیؓ کی کیا خدمات تھیں اس کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت اسامہؓ کے لشکر کو روانہ کیا تو آپ کے پاس بہت کم لوگ رہ گئے تھے۔ اس پر بہت سے بدوؤں نے مدینہ پر حملہ آور ہونے کا منصوبہ بنایا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ میں داخل ہونے والے مختلف راستوں پر مدینہ کے ارد گرد پہرے دار مقرر کر دیئے جو اپنے دستوں کے ساتھ مدینہ کے ارد گرد پہرہ دیتے ہوئے رات گذارتے تھے۔ ان پہرہ داروں کے نگرانوں میں سے حضرت علیؓ بھی تھے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں بعض سفروں کے پیش آنے پر حضرت علیؓ کو اپنی جگہ مدینہ کا امیر مقرر فرمایا تھا چنانچہ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ واقعہ جسر کے موقع پر جو مسلمانوں کو ایرانی فوجوں کے مقابلے پر ایک قسم کی زک اٹھانی پڑی تو حضرت عمرؓ نے لوگوں کے مشورے سے ارادہ کیا کہ آپ خود اسلامی فوج کے ساتھ ایران کی سرحد پر تشریف لے جائیں تو آپ نے اپنے پیچھے حضرت علیؓ کو مدینہ کا گورنر مقرر کیا۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتنہ و فساد ہوا تو حضرت علیؓ نے ان کا رفع کرنے کے لئے ان کو مخلصانہ مشورے دیئے۔ جب مصریوں نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور اس قدر شدت اختیار کی کہ کھانے پینے سے بھی محروم کر دیا۔ حضرت علیؓ نے پانی کی بھری ہوئی تین مشکیں آپ کے گھر روانہ کیں مگر باغیوں کی مزاحمت کی وجہ سے یہ مشکیں حضرت عثمانؓ کے گھر نہیں پہنچ رہی تھیں ان مشکوں کو پہنچانے کی کوشش میں بنو ہاشم اور بنو امیہ کے کئی غلام زخمی ہوئے تاہم پانی آخرکار حضرت عثمانؓ کے گھر پہنچ گیا۔ حضرت علیؓ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کا منصوبہ ہے تو آپ نے اپنے صاحبزادوں امام حسنؓ اور امام حسینؓ سے فرمایا اپنی تلواریں لے کر جاؤ اور حضرت عثمانؓ کے دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور خبردار کوئی بلوائی آپ تک پہنچنے نہ پائے۔

حضور انور نے فرمایا: آج پھر میں دوبارہ الجزائر کے احمدیوں کیلئے بھی اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔

خطبہ جمعہ: 25 دسمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے واقعہ کے بارے میں ایک بہت اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ چونکہ تم لوگ بھی صحابہ کے مشابہ ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تاریخ سے بیان کروں کہ کس طرح مسلمان تباہ ہوئے اور کون سے اسباب ان کی ہلاکت کا باعث بنے۔ پس تم ہوشیار ہو جاؤ اور جو لوگ تم میں نئے آئیں ان کے لئے تعلیم کا بندوبست کرو۔ حضرت عثمانؓ کے وقت جو فتنہ اُٹھا تھا وہ صحابہ سے نہیں اُٹھا تھا، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے اٹھایا تھا ان کو دھوکہ لگا ہے۔ اس فتنہ کے بانی صحابہ نہیں تھے بلکہ وہی لوگ تھے جو بعد میں آئے اور جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب نہ ہوئی اور آپ کے پاس نہ بیٹھے۔ پس میں آپ لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں اور فتنہ سے بچنے کا یہ طریق بتاتا ہوں (اس وقت آپؓ قادیان میں تھے) کہ کثرت سے قادیان آؤ اور بار بار آؤ تا کہ تمہارے ایمان تازہ رہیں اور تمہاری خشیت اللہ بڑھتی رہے۔ آجکل اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم۔ٹی۔اے کی سہولت مہیا فرمائی ہے۔ اس لئے تربیت کیلئے یہ بہت ضروری ہے کہ علاوہ اس کے کہ خود بھی مطالعہ کریں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا، ایم۔ٹی۔اے کے ساتھ بھی تعلق رکھیں اور خاص طور پر جمعہ کے خطبات ضرور سنا کریں تا کہ خلافت سے تعلق قائم رہے اور بہتر ہوتا رہے اور بڑھتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا جنگ جمل حضرت علیؓ اور عائشہؓ کے درمیان 36 ہجری میں ہوئی تھی۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ اس جنگ کے شروع میں ہی حضرت زبیرؓ، حضرت علیؓ کی زبان سے رسول کریم ﷺ کی ایک پیشگوئی سن کر علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ حضرت علیؓ سے جنگ نہیں کریں گے اور اس بات کا اقرار کیا کہ اپنے اجتہاد میں انہوں نے غلطی کی۔ دوسری طرف حضرت طلحہؓ نے بھی اپنی وفات سے پہلے حضرت علیؓ کی بیعت کا اقرار کر لیا۔ غرض باقی صحابہ کے اختلاف کا تو جنگ جمل کے وقت ہی فیصلہ ہو گیا مگر حضرت معاویہؓ کا اختلاف باقی رہا یہاں تک کہ جنگ صفین ہوئی۔ جنگ جمل کی اس لڑائی میں صحابہ کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا بلکہ یہ شرارت بھی قاتلان عثمان کی ہی تھی۔ جنگ جمل کے اختتام پر حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کے لئے تمام سواری اور زادراہ تیار کیا اور حضرت عائشہؓ کے ہمراہ جو لوگ جانا چاہتے تھے ان کو روانہ کیا۔ حضرت علیؓ حضرت عائشہؓ کو چھوڑنے کے لئے کئی میل ساتھ تشریف لے گئے اور حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہؓ کے ہمراہ جائیں اور ایک دن کے بعد واپس آ جائیں۔

جنگ صفین، معاملہ تحکیم اور جنگ نہروان کے بعد حضور انور نے فرمایا: آج بھی میں پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ الجزائر کی تو ایک خوش کن خبر ہے کہ گذشتہ دنوں میں دو مختلف عدالتوں نے جھوٹے الزام میں ملوث بہت سارے احمدیوں کو بری کیا ہے۔ پاکستان کے بعض افسران اور منصف جو انصاف سے دور ہٹ رہے ہیں اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے کہ اپنے دلوں کے بغض اور کینے کو نکال کر معاملے کو دیکھنے والے ہوں۔ جن لوگوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقدر نہیں اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے سامان جلد فرمائے اور احمدیوں کے لئے پاکستان میں بھی امن و سکون کے سامان پیدا فرمائے۔ پاکستانی احمدی خاص طور پر نوافل اور دعاؤں پر زور دیں۔ ان دعاؤں میں رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ بھی پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ بھی بہت پڑھیں۔ استغفار کی طرف بھی توجہ دیں۔ درود کی طرف بھی توجہ دیں۔ آجکل بہت اس کی ضرورت ہے۔ نوافل بھی ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی دے اور جلد وہاں کے حالات بھی درست فرمائے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے مکرمہ ہندہ عباس صاحبہ، مکرم رضوان سید نعیمی صاحب، مکرم ملک علی محمد صاحب، مکرم احسان احمد صاحب اور مکرم ریاض الدین شمس صاحب کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد سیز دہم (13)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اُٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر اُن کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کرسکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ: 18 جون 2004ء بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 408)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ آن لائن کرسکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ اُردو نہ جاننے والے دوست انگریزی میں بھی مطالعہ کرسکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کی جلدوں کا مختصر تعارف پیش کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد (13) 520 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل تین کتب شامل ہیں۔

(1) کتاب البریہ:

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف 24 جنوری 1898ء کو شائع ہوئی جو کہ روحانی خزائن جلد نمبر 13 کے صفحہ نمبر 01 تا 368 پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقدمہ اقدامِ قتل کے فیصلہ کے بعد جو ڈاکٹر پادری ہنری مارٹن کلارک نے دیگر پادریوں کی سازش سے آپ کے خلاف دائر کیا تھا، تصنیف فرمائی۔ جس میں آپؑ نے مقدمہ کی مکمل تفصیل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بری کرنے نیز کپتان ڈگلس کے منصفانہ فیصلہ کا ذکر فرمایا۔ یہ کتاب ایک نہایت عظیم الشان نشان الٰہی کی حامل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ اِس میں آپؑ نے عیسائی عقائد کی نہایت لطیف انداز میں ایسی تردید کی ہے جس کا جواب ممکن نہیں اور اس الزام کا بھی تفصیلی جواب دیا ہے جو پادریوں کی طرف سے دورانِ مقدمہ آپ پر لگایا گیا تھا لیکن آپ کو اِس الزام کے جواب دینے کا کوئی موقع نہ تھا۔ وہ الزام یہ تھا کہ آپ نے حضرت عیسیٰؑ کے حق میں اپنی کتابوں میں سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور عیسائیوں کے خلاف اشتعال انگیز اور نفرت آمیز سخت کلامی پر مشتمل تحریریں لکھی ہیں۔

کرنل ڈگلس (ولیم مانٹیگو) مسجد فضل لندن میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ

اس الزام کی تردید کرتے ہوئے آپؑ نے بطور نمونہ پادریوں کی اُن بے ادبیوں اور گالیوں اور توہین آمیز کلمات کا بھی ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنی تالیفات میں سید الکائنات حضرت خاتم النّبیّین سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ اِن پادریوں کی بدزبانی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اِن سے سیکھ کر آریوں نے بھی بدزبانی کا طریق اختیار کیا ہے۔ اور وہ ہماری تحریر کو خواہ وہ کیسی ہی نرم کیوں نہ ہو سختی پر حمل کر کے بطور شکایت حکام تک پہنچاتے ہیں حالانکہ ہزارہا درجہ بڑھ کر اِن کی طرف سے سختی ہوتی ہے۔

آپؑ نے حضرات علماء کو مخاطب کر کے متحدیانہ طریق سے تحریر فرمایا۔

"کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا۔ اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں...... اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلادینا اس کے علاوہ ہوگا۔"

(دیکھو حاشیہ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ جلد ھٰذا)

پھر آپؑ نے اِس کتاب میں اپنے خاندانی اور ذاتی سوانح بیان کرنے کے علاوہ مختلف مذاہب میں مصالحانہ فضا پیدا کرنے کے لئے گورنمنٹ کی خدمت میں چند تجاویز لکھی ہیں جو اس جلد کے صفحہ 346 پر درج ہیں۔

(2) البلاغ: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف مئی 1898ء میں تالیف فرمائی اور روحانی خزائن جلد نمبر 13 کے صفحہ نمبر 369 تا 470 پر مشتمل ہے۔

۱۸۹۷ء میں ایک عیسائی احمد شاہ نے ایک نہایت ہی گندی اور دلآزار کتاب "امہات المومنین" شائع کی۔ اور اس کا ایک ہزار نسخہ بذریعہ ڈاک ہندوستان کے علماء اور معززین اسلام کو مفت بھیجا گیا تا ان میں سے کوئی اس کا جواب لکھے۔ چونکہ اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواجِ مطہرات کی شان میں مؤلف نے سخت توہین آمیز کلمات استعمال کئے تھے اس لئے اس کتاب کی اشاعت سے مسلمانوں میں عیسائیوں کے خلاف سخت اشتعال پیدا ہوا۔ اور مسلم انجمنوں نے اس کا جواب دینے کی بجائے گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل پر میموریل بھیجنے شروع کر دیئے تا کہ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور اس کی اشاعت بند کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقعہ پر یہ رسالہ لکھا جس میں مسلمانوں کے طریق کو غیر مفید قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ مناسب یہی ہے کہ ان سب اعتراضات کا جو اس کتاب اور دیگر کتابوں میں پادریوں نے لکھے ہیں تسلّی بخش جواب دیا جائے کیونکہ جب ایک کتاب ملک میں شائع ہو کر اپنے بد اثرات پڑھنے والوں کے قلوب میں داخل کر چکی ہے تو اب اس کی ضبطی سے کیا فائدہ؟ اب تو اس کا نہایت ہی نرمی اور تہذیب سے مدلّل اور مسکت جواب ہونا چاہئے۔ اور آپ نے گورنمنٹ سے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ مناسب ہو گا اگر گورنمنٹ آئندہ کے لئے مذہبی مناظرات میں دلآزار اور ناپاک کلمات کے استعمال کو حکماً روک دے۔ نیز آپ نے صفحہ 370 تا 375 میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ پادریوں کے اعتراضات کا جواب دینا بھی ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ بلکہ وہی شخص اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے جس میں دس شرائط پائی جاتی ہوں۔ اس کتاب کے دو حصّے ہیں۔ ایک حصہ اردو میں ہے اور ایک حصہ عربی میں۔ لیکن اس کی عام اشاعت پہلی بار باجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1922ء میں ہوئی۔

(3) ضرورۃ الامام: حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ تصنیف لطیف ستمبر 1898ء میں تالیف فرمائی اور روحانی خزائن جلد نمبر 13 کے صفحہ نمبر 471 تا 520 پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی بخش اور الٰہی انوار سے فیض یافتہ کتب میں سے ایک کتاب "ضرورۃ الامام" ہے جو ضخامت میں دیگر کتب کی نسبت کم ہونے کے باوجود بہت اہم اور زمانے کی ضرورت کے مطابق علوم اور مسائل کے حل پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ نما کتاب حضورؑ کے تحریر فرمانے سے لے کر مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے طبع ہونے تک صرف ڈیڑھ دن صرف ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے یہ کتاب لکھنے کی فوری وجہ

ایک دوست کی اجتہادی غلطی تھی۔ اس دوست نے اپنی ایسی خوابیں سنائیں جن سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ آپؑ کو مسیح موعود نہیں مانتے اور وہ امامت حقہ سے بے خبر ہیں لہٰذا آپؑ کی ہمدردی نے یہ تقاضا کیا کہ امامت حقہ سے متعلق یہ کتاب لکھیں اور بیعت کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔ اس رسالہ میں آپؑ نے یہ بتایا کہ امام الزمان کس قسم کی شخصیت ہوتی ہے۔ یہ بات بھی آپ نے کھول کر بیان فرمائی کہ امام الزمان کی روحانی تربیت کا متولی خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ اور وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے۔ اس کے جھنڈے کے نیچے آنے والوں کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔

اِس رسالہ میں امام الزماں کی ضرورت بیان کرنے کے بعد آپؑ نے یہ بھی بتایا ہے کہ امام الزمان کون ہوتا ہے؟ اور اُس کی علامات کیا ہیں اور اس کو دوسرے ملہموں اور خواب بینوں اور اہلِ کشف پر کیا فوقیت حاصل ہوتی ہے؟

امام الزماں مَیں ہوں

الغرض حضرت اقدسؑ نے آسان اور دلچسپ پیرائے میں بہت گہرے اور دقیق مسائل کا حل ہمارے لیے اس کتاب میں بیان فرما دیا ہے۔ کتاب کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ دلچسپی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ دنیا کو گمراہی کے گڑھے سے نکالنے اور عافیت کے حصار میں لانے کے لیے اس کتاب کے آخر میں اس سوال کا جواب مرحمت فرمایا ہے کہ

اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے؟ آپ فرماتے ہیں:

’’اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے پندرہ برس گذر بھی گئے۔ اور ایسے وقت میں مَیں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔...... پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حَکَم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حَکَم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کسرِ صلیب کے لیے اور نیز اختلافات کے دُور کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔‘‘ (روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495)

اِس رسالہ کے آخر میں مقدمہ انکم ٹیکس کی روئیداد بھی درج کی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرکے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خریداران رسالہ انصاراللہ سے گزارش

جملہ خریداران رسالہ انصاراللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے رسالہ کا ہدیہ وصول کرنے میں کافی دقت پیش آرہی ہے جس کے سبب سے رسالہ مالی تنگی سے دوچار ہے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے ذمہ رسالہ کا جو بقایا ہے۔ اس کو اپنی مجلس کے زعیم صاحب مجلس انصاراللہ یا ناظم مال صاحب کے پاس جمع کرواکر رسید حاصل کرلیں۔ نیز جو دوست رسالہ میں اشتہارات شائع کروارہے ہیں اُن سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ اشتہار کی رقم بھی فوری ادا کردیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مینیجر رسالہ انصاراللہ بھارت

قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ

منجانب : قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

اللہ تعالیٰ بروز قیامت کن لوگوں کے اعمال ضائع کریگا؟

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

”غور سے سننے والی بات ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں پڑھتے ہوں گے اور رات کو بہت تھوڑا سوتے بھی ہوں گے، نفل بھی پڑھتے ہوں گے لیکن جب کبھی ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس کے باوجود دنیاوی لالچوں میں پڑ جائیں گے اور یہ نہیں دیکھیں گے حرام کیا ہے، حلال کیا ہے۔ اس وجہ سے اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔ حضرت ثَوبانؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں اپنی امت میں کچھ ایسے لوگوں کے متعلق جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جتنی چمکتی ہوئی نیکیوں کے ساتھ آئیں گے لیکن اللہ عزّوجل ان کو بے وقعت قرار دے کر ہوا میں بکھیر دے گا۔ اس پر مزید ایک راوی کا ایک بیان ہے۔ ثَوبانؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ہمارے لیے ان کی کوئی نشانی بتا دیں۔ ہمیں ان کے متعلق وضاحت سے بتا دیں تا کہ ہم ان میں سے نہ ہو جائیں اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہی بھائی ہیں، تمہاری ہی جلدوں کے سے ہیں یعنی تمہاری جنس کے لوگ ہیں، ایسے ہی رنگ ہیں۔ وہ رات کے وقت میں سے عبادت وغیرہ کے لیے بھی ایسے ہی وقت لیتے ہوں گے جیسے تم لیتے ہو، عبادت گزار بھی ہوں گے لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اللہ کے محارم کی طرف جاتے ہیں تو اس کی بے حرمتی اور پامالی کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الذنوب حدیث نمبر 4245)

جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، حرام فرمایا ہے ان کو پھر احساس ہی نہیں ہوتا کہ کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام ہے اور پھر دنیا ان پر غالب آ جاتی ہے۔ پس یہ ایک مستقل سوچنے والا اور بڑے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمیشہ اپنا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔“

(خطبہ جمعہ: 29 مارچ 2019ء)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

عالمِ اسلام کیلئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمات

(ایچ شمس الدین، قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت)

ارشاد ربانی ہے کہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلی غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں۔(الصّف : 10)اس کی تشریح کرتے ہوئے مفسرین اور سلف صالحین کہتے ہیں ’هٰذَا عِنْدَ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ‘ (ابن جریر)’وَذٰلِكَ عِنْدَ نُزُوْلِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ‘ (تفسیر جامع البیان) یعنی یہ غلبہ مسیح ومہدیؑ کے ظہور کے زمانے میں ہوگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم مقصد کیلئے آخری زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو بحیثیت مسیح موعود ومہدی معہودؑ مبعوث فرما کر دین اسلام کی بنیادوں کو پھر سے استوار فرمایا۔ اور ساتھ ہی اپنے وعدوں اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کو اس عظیم الشان مشن کی خدمات جلیلہ کو جاری وساری رکھنے کیلئے ایک پسر موعود کی بھی خوشخبری دی تھی۔

چنانچہ وقت مقررہ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے وجود باجود میں مصلح موعود عطا فرمایا۔اور حضرت مسیح موعودؑ کے وصال پر آپؓ نے حضورؑ کے سرہانے پر کھڑے ہوکر خدمات اسلام کا ایک پرجوش عہد باندھا اور پھر نہایت خوش اسلوبی سے اس ذمہ داری کو نبھایا۔ چنانچہ آپؓ خود فرماتے ہیں:

وہ بوجھ اُٹھا نہ سکے جس کو آسمان و زمیں
اُسے اُٹھانے کو آیا ہوں کیا عجیب ہوں مَیں

حضرت مصلح موعودؓ بھی بچپن سے ہی اس سنت نبوی کو عاشقانہ جذبے سے اپنانے میں کوشاں تھے۔اور جوانی کو پہنچنے سے پہلے بھی گھنٹوں تہجد ادا کرتے تھے۔تین تین چار چار گھنٹہ تک اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت کو اکثر مرتبہ مدنظر رکھتے تھے کہ آپ کے پاؤں کھڑے کھڑے سوج جاتے تھے۔(مکتوب حضرت مصلح موعودؓ بنام صاحبزادہ مبارک احمد صاحب/ بحوالہ: یادوں کے دریچے صفحہ:40)

ایک اور مکتوب میں آپؓ نے لکھا ہے کہ عین جوانی کی عمر میں عرب کے دلنشین، دلربا مناظر سے لطف اندوز ہونا آپ نے گوارہ نہیں فرمایا بلکہ اس پر دیار محبوب کی زیارت کو ترجیح دیکر حج کرکے آئے۔ جوانی کے ابتدائی زمانے میں ہی آپ کو چند دن اداس پا کر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے وجہ دریافت فرمائی اس پر آپ نے بخاری شریف کی خواہش کی۔ اور پھر آپؓ بالکل عین جوانی میں بخاری کی جملہ جلدوں میں اس قدر غوطہ زن رہے کہ آپ صرف اور صرف بخاری کی مدد سے قبل از خلافت ہی سیرۃ النبیؐ پر اخبار الفضل میں قسط وار مضامین تحریر فرماتے رہے جو کہ بعد میں کتابی شکل میں بھی شائع ہوا ہے۔ یہ کتاب 266 صفحات پر مشتمل ہے۔

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود	مرا معشوق محبوبِ خدا ہے
محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے	یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے

یعنی بچپن سے ہی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مصلح موعودؓ کو عالمِ اسلام کی خدمات اور اس کے روشن مستقبل کا دیدار ایک دلی تمنا تھی۔ اور قدم قدم پر الٰہی رہنمائی بھی آپ کو ملتی رہی۔ چنانچہ آپؓ نے عالم اسلام کی خدمات چاہے وہ دفاعی ہوں یا تعمیری ہر لحاظ سے ایک قابل قدر لازوال مثال قائم فرمائی۔ آپ کی 52 سالہ وسیع ملی خدمات کے بعض چیدہ چیدہ پہلوں پر ہی اس وقت روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ عالمِ اسلام کی ترقی اور بہبودی کیلئے اپنی دلی تمنا ظاہر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”جب سعودی، عراقی، شامی اور لبنانی، ترک، مصری اور یمنی سو رہے ہوتے ہیں میں ان کیلئے دعا کر رہا ہوتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں گی۔ خدا تعالیٰ ان کو پھر ضائع شدہ عروج بخشے گا اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم ہمارے لئے فخر ومباہات کا موجب بن جائے گی۔“ (رپورٹ مجلس مشاورت 1955ء/ص 9)

اور اس کیلئے دن رات دعاؤں اور منصوبوں کے ساتھ ساتھ ان کو عملی جامہ بھی پہناتے رہے۔

اسلامی اتحاد کے 31 نکات: عالمِ اسلام کی راہنمائی کرتے ہوئے 1927ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مفصل ٹریکٹ بھی شائع فرمایا۔جس کا عنوان تھا۔

”آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟“

اس میں آپؓ نے مسلمانوں کی بہبودی کی خاطر 31 نکاتی ایک مفصل اسکیم پیش فرمائی۔ اس میں بے روزگاری اور تعلیم کے فقدان کو دور کرنے نیز سرکاری ملازمت میں بھرتی کی طرف مسلمانوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی تھی۔(بحوالہ:انوار العلوم جلد9 ص532 تا537)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ایک گستاخِ رسول تیج پال کی کتاب رنگیلہ رسول نے ہندوستان کی فضاء کو گدلہ کر دیا تھا اور اسی اثناء میں ایک مسلم نوجوان نے دن دہاڑے اس کو قتل کر دیا۔جس پر ہر طرف دنگا وفساد کا ماحول بن رہا تھا۔اس موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے مسلمانوں کی راہنمائی فرماتے ہوئے ملک کے چپہ چپہ پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کرنے اور اس کیلئے 1000 مقررین کو تیار کرنے اور ساتھ ہی غیر مسلم سکالرز سے حضرت نبی اکرمؐ کے متعلق تقریر کروانے اور انہیں انعامات دینے کی تحریک فرمائی۔

چنانچہ اسی نہج پر سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کی بنیاد ڈالی گئی اور اب اس جلسہ نے برصغیر ہندوپاک کی مذہبی تاریخ پر خصوصاً اور دنیا بھر میں عموماً بہت گہرا اثر ڈالا ہے اور جو اب ایک عالمگیر تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

خلافت موومینٹ: جنگ عظیم اوّل میں ترکی نے جرمنوں کے ساتھ مل کر اتحادیوں کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔اس جنگ میں جرمن ہار گئے،اتحادیوں کو فتح ہوئی تو ترکی کے نام نہاد خلیفہ سلطان عبدالحمید کو معزول کر دیا گیا اتاترک مصطفیٰ کمال پاشاہ برسراقتدار آگئے اور اس نے نام نہاد خلافت کو بھی ختم کر دیا۔اس پر ہندوستان میں مسلمانوں نے خلافت کے احیاء کی تحریک چلا دی کہ انگریزوں نے ایک مسلمان خلافت کا خاتمہ کیا ہے اس لئے مسلمانوں کو خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں کو انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا چاہئے۔

اس کیلئے ہندوستان کے مسلمانوں کو ترک موالات پر ابھارا گیا تھا۔یہ تحریک دراصل اس وقت کے سیاسی دماغ کی ایک ایجاد تھی۔اور اس نے جن ملاؤں کو نوازا ہوا تھا،ان کے ذریعہ یہ تحریک چلائی گئی اور پھر یہ اتنی شدت پکڑ گئی کہ تمام بڑے بڑے علماء اور تمام مسلمان سیاسی راہنما اس کی لپیٹ میں آ گئے۔اور علماء کی طرف سے آیات قرآن کریم کے غلط استنباط کر کے فتوے دئے گئے کہ اب تو مسلمانوں کے لئے ایک ہی راستہ رہ گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انگریزوں کے ساتھ رہن سہن کلیۃً ترک کر دیا جائے اور اپنا وطن چھوڑ کر مسلمان کسی اسلامی ملک میں ہجرت کر جائیں اور پھر وہاں سے حملہ کر کے بڑی شان کے ساتھ واپس آئیں اور انگریزوں کو مار مار کر ہندوستان سے نکال دیں۔

اس نازک موڑ پر حضرت مصلح موعودؓ کی ہی آواز تھی جو اس تحریک کے خلاف اٹھی اور جس نے مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی اور بڑی وضاحت کے ساتھ بار بار صورت حال کا تجزیہ کر کے بتایا کہ خلافت موومینٹ اور سرکار سے عدم تعاون اور ترک موالات کی تحریک

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“

(ملفوظات جلد1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

ہر پہلو سے غلط ہے۔ اور اس کیلئے آیات قرآنیہ استعمال نہ کرو۔ اس طرح یہ اسلام سے بھی گستاخی ہے اور رسول اسلام سے بھی شدید گستاخی ہے۔ اس کے عوض میں امام جماعت احمدیہ کو نعوذ باللہ ملک کا غدار تک کہا گیا اور احمدی بہت ستائے گئے اور اُن کا جینا حرام کر دیا۔ لیکن آخر کار وہی ہوا جو حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد فراست نے جس الم ناک نتیجہ کے متعلق مسلمانوں کو تنبیہ کی تھی۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ جب وہ واپس ہوئے تو ان پر جگہ جگہ قبائل کی طرف سے چھاپے مارے گئے اور جو کچھ بھی بچا کھچا سرمایہ ان کے پاس تھا وہ بھی لوٹ لیا گیا۔ شدید بیماریاں پھیل گئیں۔ کچھ لوگ فاقوں سے مر گئے، کچھ اپنی متاع کی حفاظت میں لڑتے ہوئے مارے گئے۔ چنانچہ انتہائی دردناک حالت میں مسلمانوں کے قافلے واپس پہنچے۔ ان میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو بڑے تنعم کی زندگی بسر کرنے والے تھے وہ پھٹے ہوئے چیتھڑوں میں ملبوس ایسے حال میں واپس پہنچے کہ ان کا کچھ بھی ذریعہ معاش باقی نہ رہا۔ بقول مولانا عبدالمجید سالک ان مہاجرین کی عظیم اکثریت بادل بریاں و بادیدہ گریاں واپس آگئی اور اس تحریک کا جو محض ہنگامی جذبات پر مبنی تھی نہایت شرمناک انجام ہوا۔

(سرگزشت صفحہ:113 بحوالہ خطبات طاہر جلد 4 صفحہ 160) الغرض:

تھی خبر گرم کہ غالبؔ کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

مساجد اور اذان: حضرت مصلح موعودؓ نے تعمیر مساجد کی عالمگیر تحریک کے متعلق اپنی دلی تمنا کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا کہ:

''پہلے سلطنت برطانیہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب جماعت احمدیہ بھی خدا کے فضل سے مشرق و مغرب کے دور دراز علاقوں میں پھیل رہی ہے۔ اور اب اس کے متعلق بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ لیکن ہم یہی نہیں چاہتے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہ ہو۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری اذان پر بھی سورج غروب نہ ہو۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسجدیں قائم ہوتی چلی جائیں۔ اور ان سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور دنیا کے جس حصہ پر بھی سورج طلوع ہو وہ یہی دیکھے کہ خدائے واحد کا نام بلند ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجدیں بن جائیں اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے۔ خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔'' (الفضل 16 / اکتوبر 1957ء ص 3)

ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر	اک نعرۂ تکبیر فلک بوس لگائیں

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا: سیٹھ محمد زبیر حیدر آباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*

BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

''میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
TENDU PATTAANDTOBA CO SUPPLIER

Mobile
7830665786
9720171269

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب | بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے

تبلیغِ اسلام اور ظفر علی خان!

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے عظیم الشان مستقل منصوبہ کے تحت دنیا بھر میں مبلّغین اسلام کا جال پھیلا دیا۔ اس کی وضاحت کیلئے ایک تقابلی جائزہ پیش خدمت ہے۔ برصغیر ہندو پاک کے نامور ادیب وصحافی جناب چراغ حسن حسرت کاشمیری لکھتے ہیں:

''ایک دن زمیندار کے دفتر میں کسی نے کہا کہ چین، جاپان، جرمنی اور فرانس کے لوگ مسلمان ہونے پر آمادہ ہیں۔ لیکن انہیں تبلیغ کون کرے؟ اس پر مولوی ظفر علی خان صاحب نے فرمایا: بات تو آپ نے ٹھیک کہی۔ اچھا سالک صاحب اب اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیجئے کہ اگر ہم ایک تبلیغی ادارہ کھول لیں تو کیسا ہے۔ ذرا مہر صاحب کو بھی بلوائیے۔ آ گئے مہر صاحب! ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر یہاں لاہور میں ایک مرکزی تبلیغی ادارہ کھول لیا جائے اور اس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلا دی جائیں تو کیا حرج ہے؟ کوئی دس لاکھ خرچ ہوگا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے؟ سات کروڑ نہیں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہوگی۔ اگر ایک مسلمان سے ایک ایک روپیہ وصول کیا جائے تو کتنے روپے ہوئے؟ ریاضی کا سوال تھا۔ کسی سے حل نہ ہوا۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اتنے میں مولانا نے کہا آٹھ کروڑ ہوتے ہیں نا۔ آٹھ کروڑ کو 64 پر تقسیم کیجئے۔ ساڑھے بارہ لاکھ روپے ہوئے۔ چلئے دس لاکھ ہی سہی۔ دس لاکھ بہت ہے۔ یہ مرحلہ طے ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ تبلیغ کا کام کن لوگوں کے سپرد کیا جائے؟ لیکن مبلغ بھی چوٹی کے آدمی ہوں۔ مثلاً مولانا ابوالکلام آزاد فرانس، انگلینڈ، جرمنی وغیرہ میں تبلیغ کریں اور ڈاکٹر اقبال کو چین بھیج دیا جائے۔ سالک صاحب اور مہر صاحب مل کے اخبار سنبھال لیئے۔ میں تو اب تبلیغ اسلام کا کام کروں گا۔ کچھ دیر تو دفتر بھر میں سناٹا رہا۔ آخر ایک صاحب نے جی کڑا کر کے کہا کہ مولانا اس میں کوئی شک نہیں کہ تجویز بہت خوب ہے۔ لیکن روپیہ جمع کیسے ہوگا؟ آخر مسلمانوں سے دس لاکھ روپیہ جمع کرنے کے لیے ایک لاکھ روپیہ چاہئے۔ آپ کہیں سے ایک لاکھ روپے کا انتظام کر دیجئے۔ باقی کام ہم سنبھال لیں گے۔ مولانا نے فرمایا ہاں بھئی یہی تو مشکل ہے۔ یہ کہہ کر منہ پھیر کر حقہ کی نئے سنبھالی۔ انگوٹھا انگشت شہادت پر نیم دائرہ بناتا ہوا گھومنے لگا۔ اور اس تبلیغی ادارہ کے اجزاء حقہ کے دھوئیں کے ساتھ فضا میں تحلیل ہو کے رہ گئے۔''

(مردم دیدہ صفحہ 154 تا 156۔ بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16 جنوری 1998ء ص 16)

سچ ہے:

یہ کھیل اضداد کی عرصہ سے تیرے گھر میں جاری ہے
کبھی ہے مارکس کا چرچا، کبھی درسِ بخاری ہے
مسلمانی ہے پر اسلام سے ناآشنائی ہے
نہیں ایمان کسبی، باپ دادوں کی کمائی ہے

دوسری طرف حضرت مصلح موعودؓ کی جانثار جماعت اور آپ کی تربیت یافتہ مبلّغین اسلام دنیا کے چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ میں اسلام کا جھنڈا لہرانے میں کامیاب وکامران ہو رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر امریکہ کے جیل خانوں کی صعوبتیں برداشت کر کے تبلیغ کرنے والے حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب، معاش کیلئے عطر بیچ کر سپین میں 700 سال بعد اسلام کو روشناس کروانے والے مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب، افریقہ کے بیابانوں میں رہنے والوں کو اسلام کی مساوی تعلیم سے آراستہ کرنے

''خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

::منجانب:: شیخ غلام احمد

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::طالبِ دُعا:: شیخ غلام مسیح، زیب النساء

والے حضرت عبدالرحیم صاحب نیّر، روس کے اشتراکی زمین میں توحید کے پرچم گاڑنے والے مولانا ظہور حسین صاحب، سالہا سال گھر والوں سے ہزاروں میل دُور رہ کر عرب کی سرزمین میں تبلیغ اسلام میں مشغول رہنے والے مولانا جلال الدین صاحب شمس، بلّی گراہم جیسے چوٹی کے عیسائی پادریوں کو شکست فاش دینے والے مولانا مبارک احمد صاحب جیسے سینکڑوں مبلّغین اسلام حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت میں ہی 46 ممالک میں اسلام کا پرچم لہرایا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ اور ہٹلر: ہٹلر جیسے لوگ بھی جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’ہٹلر جو جرمنی کا ڈکٹیٹر ہے، اس نے کئی سال ہوئے جبکہ ابھی وہ برسراقتدار نہیں آیا تھا ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام ہے ’’میری جدوجہد‘‘ (Mein Kampf) ہے... میں نے اُسے پڑھا۔ **مجھے اس کتاب کے ایک فقرہ سے گو وہ حقیقت کو ذہن میں رکھ کر لکھا گیا معلوم نہیں ہوتا، مجھے بہت ہی مزہ آیا، کیونکہ اس میں احمدیت کی طاقت کا اقرار کیا گیا** ہے۔ ہٹلر اس کتاب میں عیسائیوں کے متعلق لکھتا ہے کہ... گو یہ ایشیا اور افریقہ میں اپنا مذہب پھیلانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ایشیا اور افریقہ میں بھی ان کی کوششیں ناکام ہو رہی ہیں کیونکہ وہاں مسلمان مشنری لوگوں کو اسلام میں واپس لا رہے ہیں اور عیسائی مشنریوں سے زیادہ کامیاب ہیں۔ **اب وہ مشنری جو اسلام کی صحیح خدمت کر رہے ہیں اور عیسائیوں کا مقابلہ کر کے لوگوں کو پھر اسلام میں واپس لا رہے ہیں۔ سوائے احمدیوں کے اَور کون ہیں؟‘‘**

(خطبہ جمعہ 3 فروری 1939ء بحوالہ مشعل راہ جلد 1 ص 82/83)

ہے اکیلا کفر سے زور آزما   احمدی کی روحِ ایمانی تو دیکھ

انسدادِ شدھی کی تحریک: 1923ء کے دوران آریوں نے ایک سکیم بنائی کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کو ہندو بنالیا جائے۔ اس کیلئے انہوں نے چندے جمع کئے، تنظیمیں قائم کیں۔ اخبارات نکالے اور پروپیگنڈا کی ایک مشینری حرکت میں آئی۔ ملکانہ کے علاقہ میں چار لاکھ سے زائد ایک قوم نے ہندومت کو قبول کر لینے کے کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضورؓ کو علم ہوا تو اس شدھی کی تحریک کا وسیع پیمانہ پر مقابلہ کرنے کے لئے ایک زبردست سکیم تیار کی اور آپ نے یہاں تک تہیہ کر لیا کہ ’’میری کل جماعت کی جائیداد تخمیناً دو کروڑ روپیہ کی ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو یہ سب املاک اور اموال خدا کی راہ میں وقف کرنے سے میں اور میری جماعت دریغ نہ کریں گے‘‘۔ (انوار العلوم جلد 7 ص 169) اس عظیم سکیم کے ماتحت کام کرنے کے لئے افراد اور اموال کی ضرورت تھی۔

جماعت نے انتہائی والہانہ رنگ میں لبیک کہا اور ڈیڑھ ہزار احمدیوں نے اپنی آنریری خدمات حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اس قربانی کے لئے آگے آنے والے ملازم، رؤساء، وکلاء، تاجر، زمیندار، صناع، پیشہ ور مزدور، استاد، طلباء، انگریزی خوان، عربی دان، بوڑھے اور جوان غرض کہ ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ حتیٰ کہ مستورات اور بچوں تک نے اس جہاد کے لئے اپنا نام پیش کیا۔ بالآخر حضرت مصلح موعودؓ کے پُرعزم منصوبہ کے مقابل پر تحریک شدھی والوں کی کوششیں ناکام و نامراد ثابت ہوگئیں۔ چنانچہ خود آریہ صاحبان بھی اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ ایک آریہ اخبار یوں رقم طراز ہے:

’’اس وقت ملکانہ راجپوتوں کو اپنے پرانی راجپوتوں کی برادری

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

میں جانے سے باز رکھنے کے لئے جتنی اسلامی انجمنیں اور جماعتیں کام کر رہی ہیں اُن میں احمدیہ جماعت قادیان کی سرگرمی اور کوششیں فی الواقعہ قابل داد ہیں''۔(اخبار''آریہ پتریکا''بریلی یکم اپریل 1923ء)

مسئلہ فلسطین: جنگ عظیم دوم کے بعد 14 مئی 1948ء کو برطانوی اقتدار کے ختم ہونے سے ایک دن قبل جیوش ایجنسی کے سربراہ ڈیوڈ بن گوریان نے مملکت اسرائیل کے قیام کا اعلان کیا۔جب اس ملک کو وجود میں لانے کی کوشش ہورہی تھی اس وقت امام جماعت احمدیہ حضرت المصلح الموعود کے دو ٹریکٹ شائع ہوئے۔ اور ان کا اتنا حیرت انگیز اثر پڑا کہ بڑی بڑی استعماری طاقتیں کانپ گئیں ۔اور جماعت احمدیہ کے خلاف طرح طرح کے پروپیگنڈے شروع کردیئے۔

یہ دو رسائل اس وقت لکھے گئے تھے جب کہ فلسطین کو خطرہ تھا اور فلسطین کے نتیجہ میں مکہ اور مدینہ کو بھی خطرہ لاحق تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس وقت عالم اسلام کو بڑے واشگاف الفاظ میں بیدار کرتے ہوئے فرمایا:

''سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے،سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کا ہے۔دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہوگیا ہے۔کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہوگا''۔(''الکفر ملۃ واحدۃ''انوارالعلوم جلد ۱۹)

حضورؓ کی پرخلوص نصائح کی طرف مسلمان ممالک نے توجہ نہیں دی اب اسرائیل ان کی گلے کی ہڈی بنی ہوئی ہے۔

تقسیم ملک اور مسلمانوں کی امداد: تقسیم ملک سے قبل ہی حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد فراست نے حالات کو بھانپتے ہوئے قبل ازیں غلہ وغیرہ کا انتظام کیا تھا۔تقسیم ملک کے وقت یہی قادیان کی سرزمین مصیبت

''ضروری اعلان بابت خالی آسامیاں سیکورٹی گارڈز''

''قادیان دارلامان میں جماعتی مقامات کی حفاظت کے لئے ''سیکورٹی گارڈز'' کی آسامیاں خالی ہیں جن کو اب حسب طریق پُر کیا جانا ہے۔لہٰذا ایسے احباب جماعت جو فوج/پولیس محکمہ/سیکورٹی ایجنسی میں کام کرنے کے بعد اس وقت ریٹائرڈ ہوئے یا Voluntary Retirement حاصل کرنے والے ہوں اور سیکورٹی امور کا تجربہ رکھنے والے ہوں ان کی ایسی آسامیوں کے لئے ضرورت ہے اور وہ ان آسامیوں کے لئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

اس خدمت کیلئے خواہشمند احباب اپنے امیر ضلع/امیر جماعت/صدر جماعت سے فارم حاصل کرکے اپنے کوائف صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھجوانے کا انتظام کریں۔اس پوسٹ پر تقرری کے لئے آپ کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد آپ کا انٹرویو بھی لیا جائے گا۔اگر آپ کامیاب ہوں گے تو آپ کی تقرری عمل میں لائی جائے گی اور تقرری کی صورت میں آپ کو ماہانہ الاؤنس کے علاوہ آپ اور آپ کی فیملی کو میڈیکل سہولت بھی دی جائے گی۔نیز قادیان میں آپ کی ذاتی رہائش کا انتظام نہ ہونے کی صورت میں آپ کو رہائش کے لئے جماعتی کوارٹر یا پھر کرایہ مکان کی سہولت بھی دی جائے گی۔(ان شاءاللہ)

قادیان کی مقدس بستی میں خدمت کا موقعہ ملنا ایک اعزاز ہے۔ لہٰذا اس خدمت کے لئے مذکورہ بالا تجربہ رکھنے والے قابل افراد جماعت رابطہ کریں اور اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔مزید معلومات کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سے درج ذیل ای میل ایڈریس یا فون پر رابطہ کریں۔

ای میل ایڈریس:sadrmajliskhuddam@gmail.com

موبائل نمبر:9988757988

(از صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالب دُعا:سیٹھ محمد بشیر و اہل وعیال

M/S:BASHEER & COMPANY VADDEMAN, H.O. HYDERABAD (T.S.)

زدگان مسلمانوں کیلئے پناہ گاہ بن گئی تھی۔

اس کی تفصیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''حضرت مصلح موعود نے بڑی حکمت عملی کے ساتھ حالات کو جانچ کر جلسہ سالانہ کی ضروریات سے کہیں زیادہ گندم اکٹھی کی ہوئی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک بھی مسلمان کو فاقوں نہیں مرنے دیا گیا بلکہ حاجتمندوں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہوئے جہیزوں کے قیمتی کپڑے بھی ان میں تقسیم کئے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خود اپنی بیگم کے قیمتی کپڑے تقسیم کر کے اس کام کا آغاز کیا۔ حضرت بیگم صاحبہ چونکہ نواب مالیر کوٹلہ کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں اس لئے ان کپڑوں میں بعض اتنے قیمتی اور پرانے خاندانی ملبوسات چلے آرہے تھی کہ وہ ان کو خود بھی نہیں پہنا کرتی تھیں کہ کہیں خراب نہ ہو جائیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے سب کے سامنے اور سب سے پہلے اپنے گھر سے کپڑوں کے بکس کھولنے شروع کئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان غرباء کو جن کے خواب وخیال میں بھی ایسے کپڑے نہیں آسکتے تھے تقسیم کر دیئے۔ لینے والے تقریباً سارے غیر احمدی مسلمان تھے۔ پھر اس کے بعد تو ہر گھر کے ہر کمرہ کے ہر بکس کے منہ کھل گئے اور جو کچھ تھا وہ سارا اپنے مصیبت زدہ غیر احمدی مسلمان بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ میں جب آخر میں قادیان سے نکلا ہوں تو میرے پاس ایک خاکی تھیلا تھا جس میں صرف ایک جوڑا تھا۔ یہ نہیں کہ کوئی چیز لا نہیں سکتے تھے بلکہ ہمارے سارے گھر خالی پڑے ہوئے تھے اور جو کچھ تھا وہ سب تقسیم کر دیا گیا تھا۔''

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 1985ء بحوالہ خطبات طاہر جلد 4 ص 188)

اس سلسلہ میں اخبار زمیندار اپنی اشاعت 2/ اکتوبر 1947ء میں لکھتا ہے کہ:

''ضلع گورداسپور میں یوں تو متعدد مقامات پر مسلمان محصور ہیں مگر تین کیمپ بہت بڑے ہیں (۱) بٹالہ کے پناہ گزینوں کی حالت بہت خراب ہے۔ نہ سر چھپانے کے لئے کوئی پناہ گاہ ہے، نہ کھانے کے لئے کوئی چیز ہے...قیامت برپا کر رکھی ہے زیورات اور سامان پر ڈاکے ڈالتے ہی جاتے تھے۔ اب تو خواتین کی عصمت وعزت پر بھی ہاتھ ڈالا جاتا ہے۔ دوسرا کیمپ سری گوبند پورہ میں ہے۔ وہاں کی صورت حال بھی بٹالہ سے کم خوفناک نہیں۔ تیسرا کیمپ قادیان میں ہے۔ اس میں شک نہیں مرزائیوں نے مسلمانوں کی خدمت قابل شکر یہ طریقے پر کی''۔

اسی طرح کشمیر کیلئے بنیادی انسانی حقوق کے حصول کی جدوجہد۔ **ہندوستان کے لیے آزادی کی تحریک اور اس میں خصوصاً مسلمانان ہند کی رہنمائی۔ پھر تقسیم ملک کے جملہ مسائل کا حل۔ مراکش اور تیونس کی تحریک آزادی کی حمایت۔ الغرض آپؓ نے وقتاً فوقتاً مسلم دنیا کی نہ صرف رہنمائی فرمائی بلکہ مالی وجانی لحاظ سے بھی مدد کی۔**

احادیث صحیحہ کا ترجمہ وشرح:

تاریخ اسلام کی صحیح عکاسی کرنے میں حضرت مصلح موعودؓ کی انتھک محنت بھی قابل ذکر ہے۔ چنانچہ آپؓ نے 28 اکتوبر 1926ء کو صحیح بخاری کا ترجمہ اور شرح کا کام حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کے سپرد کیا اور فرمایا ''بہت سے ضروری کام ہیں جو کرنے کے ہیں۔ مگر ان کی طرف توجہ نہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کے ترجمہ اور اس کی شرح کا کام بھی نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اگر ہم نے نہ کیا تو اُن لوگوں سے کیا

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

برتر گمان ووہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

توقع ہوسکتی ہے۔جنہیں حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں رہنے کا موقع نہیں ملا اور جو آپؑ کے فیضان سے براہ راست مستفیض نہیں ہوئے۔ غیروں کے تراجم اور حواشی رہ جائیں گے اور پھر جو ناپ شناپ لکھا ہوا ہوگا اسی پر دارومدار ہوگا اور پھر بعد از وقت اعتراضوں کو دیکھ کر ادھر ادھر جوابوں کی سوجھے گی‘‘۔(صحیح بخاری ترجمہ وشرح۔جلد اول/ص 5)

حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے حضورؓ کے ارشاد کی تعمیل میں 19 پاروں کے ترجمہ وشرح کا کام مکمل کرلیا تھا باقی کام حضرت مولوی ابوالمنیر نورالحق کے سپرد ہوا تھا۔(ایضاً)

مقامات مقدسہ کی حفاظت: مقامات مقدسہ کی حفاظت کی فکر آپؓ کو ہمیشہ رہی ہے۔

چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں:

’’مصر کے ساتھ ہی وہ مقدس سرزمین شروع ہو جاتی ہے جس کا ذرہ ذرہ ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔نہر سویز کے ادھر آتے ہی آجکل کے سفر کے سامانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چند روز کی مسافت کے فاصلہ پر ہی وہ مقدس مقام ہے جہاں ہمارے آقا کا مبارک وجود لیٹا ہے جس کی گلیوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے پائے مبارک پڑا کرتے تھے۔جس کے مقبروں میں آپ کے والا وشیدا خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔اس دن کے انتظار میں کہ جب صور پھونکا جائے گا۔وہ لبیک کہتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائیں گے۔دو اڑھائی سَو میل کے فاصلہ پر ہی وہ وادی ہے جس میں وہ گھر ہے۔جسے ہم خدا کا گھر کہتے ہیں اور جس کی طرف دن میں کم سے کم پانچ بار منہ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جس کی زیارت اور حج کے لئے جاتے ہیں جو دین کے ستونوں میں سے ایک بڑا ستون ہے۔یہ مقدس مقام صرف چند سو میل کے فاصلہ پر ہے اور آجکل موٹروں اور ٹینکوں کی رفتار کے لحاظ سے چار پانچ دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ پر نہیں اور ان کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔وہاں جو حکومت ہے اس کے پاس نہ ٹینک ہیں نہ ہوائی جہاز اور نہ ہی حفاظت کا کوئی اور سامان۔کھلے دروازوں اسلام کا خزانہ پڑا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دیواریں بھی نہیں ہیں اور جوں جوں دشمن ان مقامات کے قریب پہنچتا ہے۔ایک مسلمان کا دل لرز جاتا ہے، کانپ اٹھتا ہے کہ نہ معلوم کل کو کیا ہوگا۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’یہ مقامات روز بروز جنگ کے قریب آرہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کسی مشیت اور اپنے گناہوں کی شامت کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہیں اور کوئی ذریعہ ان کی حفاظت کا اختیار نہیں کرسکتے۔ادنیٰ ترین بات جو انسان کے اختیار میں ہوتی ہے۔یہ ہے کہ اس کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر جان دے دے مگر ہم تو یہ بھی نہیں کرسکتے اور اس خطرناک وقت میں صرف ایک ہی ذریعہ باقی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ جنگ کو ان مقامات مقدسہ سے زیادہ سے زیادہ دور لے جائے اور اپنے فضل سے ان کی حفاظت فرمائے۔وہ خدا جس نے ابرہہ کی تباہی کے لئے آسمان سے وبا بھیج دی تھی اب بھی طاقت رکھتا ہے کہ ہر ایسے دشمن کو جس کے ہاتھوں سے اس کے مقدس مقامات اور شعائر کو کوئی گزند پہنچ سکے کچل دے...پس مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ وہ خود ہی ان مقامات کی حفاظت کے سامان پیدا کردے اور اس طرح

Silver screen image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43596788
PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

Sk. Abdul Rahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

دعائیں کریں جس طرح بچہ بھوک سے تڑپتا ہوُا اچھلّتا ہے جس طرح ماں سے جدا ہونے والا بچہ یا بچہ سے محروم ہو جانے والی ماں آہ وزاری کرتی ہے۔ اسی طرح اپنے رب کے حضور رو رو کر دعائیں کریں کہ اے اللہ! تُو خود ان مقدس مقامات کی حفاظت فرما اور ان لوگوں کی اولادوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے جانیں فدا کر گئے اور ان کے ملک کو ان خطرناک نتائج جنگ سے جو دوسرے مقامات پر پیش آ رہے ہیں بچا لے... جو کام آج ہم اپنے ہاتھوں سے نہیں کر سکتے۔ وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کر دے اور ہمارے دل کا دکھ ہمارے ہاتھوں کی قربانیوں کا قائم مقام ہو جائے۔ (از خطبات محمود جلد 21 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 26 جون 1942ء۔ مطبوعہ: الفضل 3 جولائی 1942ء)

آخر میں حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعائیہ کلمات پیش ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خلافت کے وقت میں جبکہ آپؓ کی عمر صرف 20 سال تھی، اس وقت بھی آپؓ کے دل میں دین کیلئے اور قوم کے لئے ایک درد تھا۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے آپ کی روح پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے اور آپؐ کے غلام صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے رات دن ایک کر کے اور اپنے عہد کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئی اور ہمیں آپ کی اس درد بھری دعا کو سمجھنے اور کرنے اور احمدی ہونے کے مقصد کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔'' آمین۔ (خطبہ جمعہ: 22 فروری 2019ء)

100 سال قبل فروری 1921ء

ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک اہم تجویز:

حضرت خلیفۃ المسیح نے افریقہ میں پہلا مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کا انتخاب فرمایا۔ جو ان دنوں لنڈن میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے تھے۔ چنانچہ مولانا نیر صاحب 9 فروری 1921ء کو لنڈن سے روانہ ہوئے اور 19 فروری 1921 کو سیرالیون پہنچے۔ تختہ جہاز پر مسٹر خیر الدین افسر تعلیم سیرالیون نے آپ کا استقبال کیا۔ 20 فروری 1921ء کو مسلمانوں کے مقامی مدارس اور مسجد میں آپ نے چار لیکچر دیئے۔ آخر تقریر کے بعد جو عیسائیوں کے لئے مخصوص تھی سوال و جواب بھی ہوئے 21 فروری 1921ء کی صبح کو آپ نے سرکاری حکام سے ملاقات کر کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف توجہ دلائی اور اسی روز تیسرے پہر جہاز پر سوار ہو کر 28 فروری 1921ء کو ساڑھے چار بجے شام گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے اور مسٹر عبدالرحمان پیڈرو کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا تیسرا نکاح:

7 فروری 1921ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حضرت مسیح موعود کے مخلص اور قدیم صحابی ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کو اپنی زوجیت کا فخر بخشا۔ خطبہ نکاح حضرت سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔ 23 فروری 1921ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی 23 فروری 1921ء کو بوقت صبح دعوت ولیمہ ہوئی۔ حضور کو اس نکاح کی تحریک اس لئے ہوئی کہ سیدہ مریم بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مسیح موعود کے فرزند مرزا مبارک احمد سے ہوا تھا۔ مگر جب صاحبزادہ صاحب وفات پا گئے تو حضور نے گھر میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ رشتہ ہمارے ہی گھر میں ہو تو اچھا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 277)

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

تفصیل علمی و ورزشی مقابلہ جات برائے اجتماعات مجالس انصاراللہ بھارت 2021ء

حکومتی اجازت اور پابندیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکز کی منظوری سے ضلعی اور مقامی اجتماعات منعقد کروائیں۔مقامی اور ضلعی اجتماعات کے لئے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل ذیل میں شائع کی جارہی ہے۔تاکہ اسی کے مطابق مقامی اور ضلعی اجتماعات کیلئے اراکین انصاراللہ بھارت تیاری کرسکیں۔نیز مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2021ء کے موقعہ پربھی یہی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔

علمی مقابلہ جات:

(I) مقابلہ حسن قرأت: وقت 2 منٹ مقرر ہے۔(1) معیار خصوصی: مبلغین کرام (2) معیار اوّل: گریجویٹ، معلم انصار (3) معیار دوم: گریجویٹ سے کم انصار۔(مقابلہ سے قبل شرکاء کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔تلاوت دیکھ کر کرنے کی اجازت ہوگی تاکہ کوئی ناصر غلط نہ پڑھے)

درج ذیل سورتوں کی تلاوت کی جاسکتی ہے:

(1) سورۃ بنی اسرائیل: 24 تا 26 تین آیات (وَقَضٰى رَبُّكَ...... لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا) (2) سورۃ بنی اسرئیل: 79 تا 81 تین آیات (اَقِمِ الصَّلٰوةَ......سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا) (3) سورۃ النور، آیت استخلاف (وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) (4) سورۃ الصف کی آخری آیت (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ) (5) سورۃ الجمعۃ کا آخری رکوع (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ...... وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ) (6)۔سورۃ المنافقون کا آخری رکوع (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ)

(II) مقابلہ حفظ: سورۃ البقرہ کی ابتدائی 17 آیات۔عمّ پارہ کی آخری 20 سورتیں۔(سورۃ التّین تا سورۃ النّاس)

(III) مقابلہ نظم خوانی: (وقت 2 منٹ مقرر ہے) معیار اول، دوم و خصوصی (صرف درج ذیل نظموں میں سے ہی کوئی نظم مقابلہ میں پڑھی جائے۔)

(درثمین) (1) جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلمان ہے (2) کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا (3) اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار (4) حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی۔**(کلام محمود)** (5) بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے (6) ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ۔(7) میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی۔**(کلام طاہر)** (8) اے شاہِ مکی و مدنی سیدالوریٰ (9) حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم۔(بخار دل) (11) بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام۔(ہے دراز دست دعا میرا) (12) خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری۔(13) نظم مبارک صدیقی صاحب: کہا حضور نے ہمیں کہ زندگی نماز ہے۔

(IV) مقابلہ تقاریر: (وقت 3 منٹ مقرر ہے) معیار خصوصی، اوّل، دوم۔

عناوین: (1) قیام نماز کی اہمیت و برکات (2) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (3) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (4) مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض و غایت (5) تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں (6) خلافتِ خامسہ کا بابرکت دور (7) تلاوت قرآن کریم کی اہمیت (8) دُنیا کی سائنسی اور علمی ترقی میں اسلام کا کردار (9) شعائر اللہ کی اہمیت (10) انفاق فی سبیل اللہ اور مجلس انصاراللہ۔

(V) مقابلہ کوئز: (نصاب) کتاب **''اسلامی اصول کی فلاسفی''** مکمل، خطبات حضور انور: (1) 17 جنوری 2020ء۔(2) 3 جنوری 2020ء۔معلومات عامہ: GK

ضروری نوٹ: 50 سے کم تجنید کی مجلس سے کوئز میں ایک ٹیم اور 50 سے زائد تجنید کی مجلس سے 2 ٹیمیں۔ایک ٹیم 2 انصار پر مشتمل ہوگی۔تمام دیگر علمی مقابلہ جات میں 50 سے کم تجنید کی مجالس سے 2 انصار اور 50 سے زائد تجنید والی مجالس سے 4 انصار مقابلہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

ورزشی مقابلہ جات:

(I) صف اوّل: (1) 50 میٹر دوڑ (2) میوزیکل چیئر (3) رنگ (4) بیڈمنٹن (5) سلو سائیکل۔(II) صف دوم: (1) 100 میٹر دوڑ (2) رنگ (3) بیڈمنٹن (4) سائیکل ریس۔(III) مشترکہ: (1) والی بال (2) رسہ کشی (3) میوزیکل چیئر (4) نشانہ غلیل

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف

اسلامی اصول کی فلاسفی (بطرز سوال وجوابات)

ازقیادت تعلیم مجلس انصاراللہ بھارت

سوال 1: کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کس کی تصنیف ہے؟

جواب: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی۔

سوال 2: حضورؑ نے اس مضمون کے تعلق سے سچائی کے طالبوں کے لئے کیا عظیم الشان خوشخبری دی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: جو شخص اس مضمون کو اوّل سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ میں آجائے گی۔

سوال 3: اس مضمون کے بارے میں خدائے علیم نے حضرت مسیح موعودؑ کو کیا خبر دی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔

سوال 4: حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون کے شروع میں کونسی دو شرطیں کھیں؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: ہر ایک صاحب جو بلائے گئے ہیں سوالات مشتہرہ کی پابندی سے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان فرماویں۔ میں اسلام کی خوبیاں بیان کروں گا۔ 2۔ دعویٰ اور دلیل الہامی کتاب سے ہونا ضروری ہے

سوال 5: انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کے قرآن شریف نے کونسے تین سرچشمے بتائے ہیں؟

جواب: (۱) نفس امّارہ (۲) نفس لوّامہ (۳) نفس مطمئنہ

سوال 6: نفس امّارہ کی کیا خاصیت ہے؟

جواب: نفس امّارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اسکی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بدراہوں پر چلانا چاہتا ہے۔

سوال 7: انسان کی دوسری حالت کا نام لوّامہ کیوں رکھا گیا ہے؟

جواب: اس کا نام لوّامہ اس لئے رکھا کہ وہ انسان کو بدی پر ملامت کرتا ہے اور اس بات پر راضی نہیں ہوتا کہ انسان اپنے طبعی لوازم میں شتر بے مہار کی طرح چلے اور چارپایوں کی زندگی بسر کرے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ اس سے اچھی حالتیں اور اچھے اخلاق صادر ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ یہ نفس کی وہ اخلاقی حالت ہے۔ جب نفس اخلاقِ فاضلہ کو اپنے اندر جمع کرتا ہے اور سرکشی سے بیزار ہوتا ہے مگر پورے طور پر غالب نہیں آسکتا۔

سوال 8: نفس مطمئنہ انسانی حالتوں کا کونسا مرتبہ ہے؟

جواب: وہ مرتبہ ہے جس میں نفس تمام کمزوریوں سے نجات پا کر روحانی قوتوں سے بھر جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے ایسا پیوند کر لیتا ہے کہ بغیر اس کے جی بھی نہیں سکتا۔

سوال 9: اگر طبعی حالتوں سے شریعت کے ہدایت کے موافق کام لیا جائے تو اُس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جواب: اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایت کے موافق کام لیا جائے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

"مَیں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

اثر کرتی ہیں۔
سوال10: انسان کی جسمانی وضع قطع اور افعال کا کس چیز پر بہت قوی اثر پڑتا ہے؟
جواب: جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔
سوال11: کس حکمت کے تحت خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ فرمایا کہ کلو اواشربوا ولا تسرفو یعنی گوشت بھی کھاؤ اور دوسری چیزیں بھی کھاؤ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو؟
جواب: تا اس کا اخلاقی حالت پر بد اثر نہ پڑے اور تا یہ کثرت مضر صحت بھی نہ ہو۔
سوال12: مسلمانوں کے دین کا نام اسلام کیوں رکھا گیا ہے؟
جواب: کہ انسان اپنے خالق حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے اور سب وجود اس کا خدا کیلئے ہو جائے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کو یاد دلانے کیلئے مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔
سوال13: طبعی حالتیں کب اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں؟
جواب: طبعی حالتیں بالا رادہ تربیت اور تعدیل اور موقع بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔
سوال14: طبعی حالتیں کب تک انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں؟
جواب: طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابل تعریف نہیں بناتیں۔
سوال15: اصلاح کا پہلا طریق کیا ہے؟
جواب: اوّل یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خُلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔
سوال16: اصلاح کا دوسرا طریق کیا ہے؟
جواب: دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے۔ ان سب کو محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔
سوال17: اصلاح کا تیسرا طریق کیا ہے؟
جواب: تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں ایسے خشک زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزا چکھایا جائے۔
سوال18: حقیقی طور پر نیک یا بد اخلاق کا زمانہ کب شروع ہوتا ہے؟
جواب: حقیقی طور پر نیک یا بد اخلاق کا زمانہ اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب انسان کی عقل خداداد پختہ ہو کر اس کے ذریعہ سے نیکی اور بدی یا دو بدیوں یا دو نیکیوں کے درجہ میں فرق کر سکے۔ پھر اچھے راہ کے ترک کرنے سے اپنے دل میں ایک حسرت پاوے اور برے کام کے ارتکاب سے اپنے تئیں نادم اور پشیمان دیکھے۔
سوال19: قرآن شریف کی پہلی اصلاح کیا ہے؟
جواب: قرآن شریف کی پہلی اصلاح وہ ہے جس میں انسان کی طبعی حالتوں کو وحشیانہ طریقوں سے کھینچ کر انسانیت کے لوازم اور تہذیب کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس تعلیم میں ابھی اعلیٰ اخلاق کا کچھ ذکر نہیں۔ صرف انسانیت کے آداب ہیں۔
سوال20: خنزیر کے نام سے خدا تعالیٰ نے کس طرف اشارہ کیا ہے؟
جواب: خنزیر جو حرام کیا گیا ہے۔ خدا نے ابتدا سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور ار سے مرکب ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے
سوال21: حرمت خنزیر کی کیا وجہ ہے؟

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

جواب: یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔
اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو۔
سوال22: ترک شر کے مفہوم میں کونسے اخلاق داخل ہیں؟
جواب: ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ تا اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی اور عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچاوے یا نقصان رسانی اور کسرشان کا ارادہ نہ کرے۔
سوال23: ایصال خیر کے مفہوم میں کونسے اخلاق داخل ہیں؟
جواب: ایصال خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے مال یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے۔
سوال 24: قرآن کریم نے پاک دامن رہنے کے لئے کونسے پانچ طریق بتائے ہیں؟
جواب: (۱) اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا (۲) کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ (۳) نامحرموں کے قصے نہ سننا (۴) اور دوسری تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اپنے تئیں بچانا (۵) اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیر
سوال25: اسلامی پردہ کی کیا فلاسفی ہے ؟
جواب: پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے... بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔
سوال26: عفو کے متعلق قرآن مجید کیا تعلیم ہے؟
جواب: خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھوں کی طرح صرف گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو۔ بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو۔ کہ حقیقی نیکی کس بات میں ہے آیا بخشنے میں یا سزا دینے میں۔ پس جو امر محل اور موقع کے مناسب ہو وہی کرو۔
سوال 27: بتوں کی پرستش اور جھوٹ سے اجتناب کے بارے میں قرآن کریم نے کیا تعلیم دی ہے۔؟
جواب: بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔
سوال28: انسان کی فطرت میں کس چیز کر تلاش رکھی گئی ہے؟
جواب: انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں ایک برتر ہستی کی تلاش ہے جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے۔
سوال29: پہلی عقلی دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی پر قرآن شریف نے کونسی دی ہے؟
جواب: رَبُّنَا الَّذِيٓ أَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى (طه:51) یعنی خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ہر ایک شے کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی۔ پھر اس شے کو اپنے کمالات مطلوبہ حاصل کرنے کے لئے راہ دکھلا دی۔
سوال30: روحوں میں اللہ تعالیٰ نے کیا خاصیت رکھی ہوئی ہے
جواب: کہ کوئی روح فطرت کی رو سے خدا تعالیٰ کا انکار نہیں کر سکتی۔ صرف منکروں کو اپنے خیال میں دلیل نہ ملنے کی وجہ سے انکار ہے۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

* * * پروپرائٹر حمید احمد غوری * * *

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

مختصر سوانح مکرم محمد صدیق بٹ صاحب مرحوم رشی نگر (کشمیر)

محمد رفیق بٹ
رشی نگر، کشمیر

خاکسار کے داداجان محترم محمد صدیق بٹ صاحب سرینگر کے پرانے شہر زینہ کدل میں پیدا ہوئے۔ اپنی بہن کی شادی سیرینگر عالی کدل میں کروانے کے بعد 1901ء میں بغرض تجارت جماعت احمدیہ رشی نگر تشریف لائے۔ اُن ہی ایام میں صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خواجہ عمر ڈار صاحب آف آسنور تبلیغ کیلئے رشی نگر تشریف لائے تھے۔ دوران گفتگو اہل حدیث کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے قبول احمدیت کا پیغام دیئے۔ جس پر کافی مخالفت ہوئی اور معاملہ شدّت اختیار کر گیا۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ خواجہ صاحب آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولے۔ اس لئے اُن کے پیغام کو قبول کرنا چاہئے۔ چنانچہ گاؤں کے کئی لوگوں نے بیعت کر لی۔ 1905ء میں حضرت ولی محمد صاحب گنائی، حضرت خلیل احمد گنائی اور حضرت محمد رمضان صاحب پڈر رشی نگر سے قادیان آ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس واقعہ سے داداجان بہت متأثر ہوئے اور وہ خود بھی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ بعدہٗ آپ کی شادی مکرم محمد جعفر صاحب کی دختر سے ہوئی۔ اس طرح سرینگر کے بجائے رشی نگر میں ہی آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ احمدیت کے ماحول میں رہتے ہوئے آپ بہت محنت سے تجارت کے ساتھ ساتھ زمینداری بھی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صاحب جائیداد اور بڑے زمیندار بن گئے۔

داداجان ہمیشہ دینی خدمات اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ داداجان کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ (1) مکرم عبدالغنی صاحب (2) مکرم غلام احمد صاحب (3) مکرم عبدالقادر صاحب (4) چوتھے بیٹے مکرم محمد عبداللہ صاحب نے عملی طور پر واقف زندگی کی طرح زندگی گذاری۔ چنانچہ ایک طویل عرصہ تک سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کرتے رہے، قرآن مجید پڑھاتے رہے جس کی وجہ سے احباب جماعت رشی نگر آج بھی اُنہیں یاد کرتے ہوئے دعائیں دیتے ہیں۔

محمد رفیق بٹ

مرحوم داداجان خوش مزاج، دیندار، ایماندار، محنتی اور اسلام کی خدمت کرنے والے تھے۔ اپنی بہن کو بھی احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے اور اپنے عمل سے انہیں متأثر کرتے رہے۔ جس کی وجہ آج بھی اُن کی بہن وغیرہ جماعت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

داداجان کا لباس صاف ستھرا ہوتا تھا چونکہ آپ بہت نفاست پسند تھے۔ سر پر پگڑی ہوتی تھی۔ بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص وفا کا تعلق تھا۔ اسلام اور احمدیت کی تعلیمات پر قائم رہنے کیلئے بچوں کو وصیت کیا کرتے تھے۔ آپ کی اولاد میں بہت برکت ہوئی قریباً 25 فیملیاں ہیں جن کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سب کے سب جماعت احمدیہ سے وابستہ ہیں۔ سارے افراد خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ مرحوم کی وصیت کے مطابق مرحوم کو باغ گن بل میں 1950ء میں دفن کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور رحمت کا سلوک کرتے ہوئے اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ ۞۞۞

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)

c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

اخبارِ مجالس

تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ احمدآباد:

مؤرخہ 14 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ احمدآباد (صوبہ گجرات) کا ایک تربیتی اجلاس بعد نماز ظہر وعصر احمدآباد کے مشن میں خاکسار سید نعیم احمد زعیم مجلس انصاراللہ احمدآباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت کی خاکسار نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدہٗ مکرم سید کلیم ارشد صاحب نے نظم پڑھکر سنائی۔ اُس کے بعد مکرم سید عبدالوہاب صاحب نے حدیث شریف پیش کی۔ بعدہٗ مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کرتے ہوئے قرآن وحدیث اور ارشادات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روشنی میں نماز باجماعت کی اہمیت بیان کی۔ بعدہٗ خاکسار نے مجلس انصاراللہ کے لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے کی طرف توجہ دلانے کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے جلسہ ختم ہوا۔ (سید نعیم احمد زعیم مجلس انصاراللہ احمدآباد)

تربیتی اجلاس سکندرآباد:

مؤرخہ 31 جنوری 2021ء کو مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند قادیان کی نگرانی میں آن لائن ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم موصوف نے تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے مکرم موصوف کا اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں (30) انصار شامل ہوئے۔ الحمدللہ۔

خدمت خلق مجلس انصاراللہ سکندرآباد:

مؤرخہ 26 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ سکندرآباد کی طرف سے تین مقامات یعنی Mother Theressa,Chilkal Guda Old age Home, Rainbow Home Sithaphalmandi میں پھل تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم سلیم نور الدین صاحب سابق زعیم مجلس انصاراللہ، مکرم محمد عرفان اللہ صاحب، مکرم سلیم احمد یاسین صاحب، مکرم سید اظہر علی صاحب اور مکرم محمد طاہر صاحب ممبران بھی شامل ہوئے۔ طلباء اور انتظامیہ نے مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر کل آٹھ ہزار روپے کے ادویات بھی تقسیم کی گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین
(شمیم احمد زعیم مجلس انصاراللہ سکندرآباد)

پکنک مجلس انصاراللہ ابراہیم پور:

مؤرخہ 25 جنوری 2021ء کو مجلس انصاراللہ ابراہیم پور (ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال) کی طرف سے ایک پکنک کا پروگرام منایا گیا ہے۔ اس موقع پر مختلف دلچسپ کھیلوں اور مزاحیہ پروگرام کے بعد ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا ہے۔ نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کرنے کے بعد تمام انصار نے ظہرانہ تناول فرمایا۔ الحمدللہ۔ اس سے باہم انصار میں اخوت و تودد میں اضافہ ہوا۔ اس موقع پر کرونا وائرس کے سلسلہ میں حکومت کے پابندیوں کو ملحوظ رکھا گیا۔ شام کو تمام انصار بخیر وعافیت اپنے اپنے گھروں کو پہنچ گئے۔
(زعیم مجلس انصاراللہ ابراہیم پور)

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

تربیتی وتبلیغی دورہ صوبہ پنجاب:

مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی منظوری سے مجالس انصار اللہ میں تربیتی و تبلیغی بیداری کیلئے مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے ایک وفد نے مؤرخہ 26، 28 جنوری 2021ء کو صوبہ پنجاب کا دورہ کیا۔ جس میں مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت ،مکرم نجیب خان صاحب قائد تبلیغ اور مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب معاون صدر مجلس انصار اللہ بھارت شامل ہوئے۔

اس دورہ میں (1) دھڑے والی (ضلع گورداس پور)(2) جماپور (3) خانپور (4) کالیکی (5) جودھانگری (6) گدلی (7) میرا کوٹ خُرد (ضلع امرتسر)(8) بھوگ پور (9) کوگاں سدانہ (10) کالا بکرا (11) کُرالی (12) پنڈوری خاص (13) دولت پور ٹھڈا (ضلع جالندھر) کی مجالس میں انفرادی طور پر اراکین انصار اللہ سے ملاقات کی گئی ہے۔

مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت نے مجالس میں بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے 2021ء کو سال برائے قیام نماز کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ لہٰذا تمام انصار نے مع اہل وعیال نماز کا مستقل عادی بنناہے۔ حضور انور کو دعائیہ خط بھیجنا، روزانہ تلاوت قرآن کریم، خطبات سننا، طالب علموں کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے اور دیگر تربیتی امور کی طرف بھی آپ نے توجہ دلائی۔ مکرم نجیب خان صاحب قائد تبلیغ نے تمام مجالس میں بتایا کہ اپنے رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچائیں، تبلیغ سے ہماری اصلاح بھی ہوگی اور ہمارے معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔ تبلیغ میں کامیابی کیلئے حضور انور کو دعائیہ خط بھی لکھا کریں۔ گاہے بگاہے قادیان آکر مقامات مقدسہ میں دعائیں کیا کریں۔ اس سے آپ کو دینی ودنیوی ترقی حاصل ہوگی۔ داعیان الی اللہ کی فہرست بھجوائیں۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی شادیاں جماعت میں کروانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ تبلیغی مسائل سیکھنے کیلئے ایم ٹی اے سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ہر گھر میں ڈش لازمی ہے۔

مقامی معلمین کرام ،مکرم شیخ صباح الدین صاحب مبلغ انچارج ضلع امرتسر اور مکرم مولانا نسیم احمد طاہر صاحب مبلغ انچارج ضلع جالندھر نے خصوصی تعاون دیا ہے۔ فجز اھم اللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام انصار کو استقامت عطا کرے اور اخلاص میں بڑھتا چلا جائے۔ آمین

(ڈاکٹر جاوید احمد لون قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا :: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979